السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حاجی فوت ہوگیا اور اس نے وارث چھوڑے ایک بیوی، دو بیٹیاں، باپ اور بہن وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے بعد میں میت پر اگر کوئی قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے، بعد میں اگر جائز وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے تک ادا کی بعد میں باقی ملکیت منقول

خواہ غیر منقول کو ایک روپیہ قرار دے کر تقسیم اس طرح سے ہوگی۔

فوت ہونے والا حاجی ملکیت 1 روپیہ

ورثاء: بیوی کو 2 آنے، دونوں بیٹوں کو مشترکہ 10 آنے 8 پائیاں، باپ 3 آنے 4 پائیاں۔ بہن محروم۔

قولہ تعالی: فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ ... (النساء)

فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ... النساء

حدیث مبارکہ ہے: ((أَلحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر)) صحیح البخاري كتاب الفرائض باب ميراث ابن الابن اذا لم يكن ابن رقم الحديث: ٦٧٣٥- صحيح مسلم كتاب الفرائض باب الحقوا الفرائض بأهلها رقم: ٤١٤١.

جدید اعشاریہ نظام تقسیم

میت حاجی کل ملکیت 100

بیوی 1/8=12.5

دو بیٹیاں 2/3=66.66

باپ 1/6 عصبہ 20.84

بہن محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 659

محدث فتویٰ